78376 ـ رمضان المبارك میں دن کے وقت شیطان کو گالی دینے کا حکم

سوال

رمضان المبارك میں روزے کی حالت میں شیطان کو گالی دینے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

کسی بھی مسلمان اور مومن شخص کے لائق نہیں کہ وہ اپنی زبان کو گالی اور سب وشتم کا عادی بنائے، چنانچہ اسی کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مؤمن شخص نہ تو طعنی زنی کرنے والا ہوتا ہے، اور نہ ہی لعن و طعن کرنے والا، اور نہ ہی فحش گو، اور گری ہوئی باتیں کرنے والا "

اسے ترمذی نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور پھر روزہ دار کو تو دوسرے سے زیادہ حسن اخلاق اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اسی لیے اس کے لیے سب و شتم کو ترك کرنا ضروری اور یقینی ہے، چاہے وہ حق پر بھی ہو، اور اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے دار کو دشمنی میں اس کا مقابلہ کرنے سے منع فرمایا ہے، بلکہ فرمایا کہ جب اسے کوئی شخص گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو وہ جواب میں اسے یہ کہے: میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں "

متفق علیہ.

حالانکہ عداوت کا اسی طرح سے جواب دینا جائز ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

چنانچہ تم پر جو کوئی بھی زیادتی کرے تو تم بھی اس پر اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے تم پر کی ہے البقرۃ (194).

لیکن روزے دار کو افضل اور بہترین اعمال کرنے، اور برے اعمال سے اجتناب کرنے کا حکم دیا گیا ہے.

اور مؤمن شخص کو جب بھی شیطانی وسوسہ آئے تو شیطان کو گالی دینے اور برا کہنے سے اسےکوئی فائدہ نہیں ہوگا، بلکہ اس کے لیے مشروع تو یہ ہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اگر آپ کو شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ ابھارے تو آپ اللہ کی پناہ مانگیئے، یقینا وہ سننے والا جاننے والا ہے حم السجدۃ (36).

ابو المليح ايك شخص سے بيان كرتے ہيں كہ ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے ساتھ سوار تھا كہ جانور بدك گيا، تو ميں نے كہا: شيطان تباہ و برباد ہو، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم يہ نہ كہو كہ شيطان تباہ و برباد ہو، كيونكہ جب تم يہ كلمات كہو گے تو وہ اپنے آپ كو بڑا سمجھےگا حتى كہ وہ گھر كى مانند ہو جاتا ہے، اور كہنے لگتا ہے: ميرى قوت سے ہوا ہے ! بلكہ تم بسم اللہ كہو، كيونكہ جب تم يہ الفاظ كہوگے تو وہ مكھى جتنا ہو جاتا ہے "

مسند احمد حديث نمبر (20067) سنن ابو داود حديث نمبر (4982) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

واللہ اعلم .